s\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

13

ساحرؔ لدھیانوی

شاعر کا تعارف

اکبر ساحرؔ لدھیانوی کا نام عبدالحئی تھا وہ 1922 میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم لدھیانہ میں حاصل کی۔ بعد میں لاہور چلے گئے۔ ان کی ادبی زندگی کا آغاز کالج کے زمانے سے ہوا۔ ''ادب لطیف اور سویرا'' کے ایڈیٹر رہے۔ پھر دہلی سے ''فنکار'' نکالا۔ کچھ مدت تک ''شاہ کار'' کی ادارت کی۔ ممبئی جانے کے بعد فلموں کے لئے گیت لکھنے لگے۔ جہاں ان کو بے حد شہرت حاصل ہوئی وہ اپنی نظموں اور گیتوں کی وجہ سے زیادہ مشہور ہیں۔

ساحرؔ کے کلام کا مجموعہ ''تلخیاں'' کافی مقبول ہوا۔ اس کے علاوہ ایک مجموعہ ''گاتا جائے بنجارہ'' بھی شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ایک طویل نظم ''پرچھائیاں'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوچکی ہے جو بعد میں ان کے مجموعے ''آؤ کہ خواب بنیں'' میں بھی شامل ہوئی۔ ساحرؔ کا انتقال 1980 میں ممبئی میں ہوا۔

ساحرؔ لدھیانوی کی شاعری میں شادابی اور رنگینی ہے۔ ان کے نغمے احساس کی دلکشی سے بھرپور ہیں اور یہی ان کی مقبولیت کا راز ہے۔ ان کا انداہ جذباتی ہے اور نوجوانوں کو براہ راست اپیل کرتا ہے۔ انہوں نے سماجی اور سیاسی مسائل پر بھی بڑے دلکش انداز میں لکھا ہے وہ جوانی کے تجربات کو فطری انداز اور سلیقے سے پیش کرتے ہیں۔

مقاصد

اس نظم کو پڑھنے کے بعد آپ:

- نظم کے اشعار کی تشریح و تحسین کرسکیں گے؛
- نظم کا مطلب بیان کرسکیں گے؛

gs\Administrator\Desktop\ Print\nOTE\NOTE2.tif not found.

- شاعر کے مدعا کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں گے؛
- صنعت تضاد، صنعت تلمیح اور صنعت تکرار کی شناخت کر لیں گے؛
- شاعر کے انداز بیان پر روشنی ڈال سکیں گے۔

13.1 اصل سبق

آیئے اب ایک بار پوری نظم پڑھتے ہیں۔

یہ ساحرلدھیانوی کی نظم ''پرچھائیاں'' کا ایک حصہ ہے۔ یہ نظم دوسری جنگِ عظیم کے پس منظر میں لکھی گئی تھی۔ جب برطانوی حکومت نے ہندوستانیوں کو جنگ میں حصہ لینے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔

پرچھائیاں

تصورات کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں

کہو کہ اب کوئی قاتل اگر ادھر آیا
تو ہر قدم پر زمیں تنگ ہوتی جائے گی
ہر ایک موج ہوا رخ بدل کے جھپٹے گی
ہر ایک شاخ رگِ سنگ ہوتی جائے گی
یہ سرزمین ہے گوتم کی اور نانک کی
اس ارضِ پاک پہ وحشی نہ چل سکیں کبھی
ہمارا خون امانت ہے نسلِ نو کے لئے
ہمارے خون پہ لشکر نہ پل سکیں گے کبھی
کہو کہ آج بھی ہم سب اگر خموش رہے
تو اس دہکتے ہوئے خاکداں کی خیر نہیں
جنوں کی ڈھالی ہوئی ایٹمی بلاؤں سے
زمیں کی خیر نہیں آسماں کی خیر نہیں
گذشتہ جنگ میں گھر ہی جلے مگر اس بار
عجب نہیں کہ یہ تنہائیاں بھی جل جائیں

تصورات: تصور کی جمع

مشغلہ: کام

خبط: دیوانگی

s\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

گذشتہ جنگ میں پیکر جلے مگر اس بار
عجب نہیں کہ یہ پرچھائیاں بھی جل جائیں
تصورات کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں

13.2 متن کی تشریح

کہو کہ اب کوئی قاتل اگر ادھر آیا
تو ہر قدم پر زمیں تنگ ہوتی جائے گی
ہر ایک موج ہوا رخ بدل کے جھپٹے گی
ہر ایک شاخ رگ سنگ ہوتی جائے گی

رگ: نس
سنگ: پتھر
ارض: زمین
نسلِ نو: نئی نسل

شاعر نے برطانوی حکمرانوں کو قاتل سے تعبیر کیا ہے کیوں کہ انہوں نے ہندوستانیوں کو زبردستی جنگ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر آئندہ کسی اور نے ہمیں جنگ میں زبردستی بھیجنے کی کوشش کی تو ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ اور اپنے ملک کی زمیں پر انہیں نہیں رہنے دیں گے۔ اور ان کا جینا مشکل کر دیں گے۔ اس کام میں ہمارے ملک کی ہوائیں اور پیڑ پودے تک شامل ہوں گے اور وہ دشمنوں کے روکنے میں ہماری مدد کریں گے۔

خاک داں: مراد زمین

13.3 زبان کے بارے میں

’’زمیں تنگ ہونا‘‘ کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے جینا دشوار ہونا۔

پیکر: جسم

متن پر سوالات 13.1

1. ’’زمیں تنگ ہونا‘‘ کے معنی ہیں۔
   - (i) زمیں کا سکڑ جانا۔
   - (ii) جینا دشوار ہونا۔
   - (iii) زمیں کا چھوٹا ہو جانا۔
2. شعر کو مکمل کیجئے۔

’’کہو کہ اب کوئی قاتل اگر ادھر آیا‘‘

   - (i) تو ہر قدم پہ زمیں تنگ ہوتی جائے گی۔

gs\Administrator\Desktop\ Print\nOTE\NOTE2.tif not found.

(ii) ہر ایک شاخ رگِ سنگ ہوتی جائے گی۔

(iii) ہر ایک موج ہوا رخ بدل کے جھپٹے گی۔

13.4 متن کی تشریح

یہ سر زمیں ہے گو تم کی اور نانک کی
اس ارضِ پاک پہ وحشی نہ چل سکیں کبھی
ہمارا خون امانت ہے نسلِ نو کے لئے
ہمارے خون پہ لشکر نہ پل سکیں گے کبھی

شاعر نظم کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ہندوستان کی زمین میں گوتم بدھ اور گرونانک جیسی شخصیتیں پیدا ہوئی ہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی امن وشانتی اور بھائی چارے کا سبق سکھایا ہے اس ملک میں جنگ جیسی خوفناک چیز کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا، ہم اس ملک میں جنگ کرانے والے انسانوں کو نہیں رہنے دیں گے۔ ہماری ذمہ داری اور ہماری زندگی اپنے بچوں کی پرورش کرنا اور انہیں اچھا شہری بنانا ہے ہم اپنی زندگیاں جنگ کی نذر نہیں کر سکتے۔

13.5 زبان کے بارے میں

اس بند میں گوتم اور نانک تلمیحات ہیں۔

......گوتم۔ مہاتما بدھ کو کہتے ہیں، جنہوں نے بدھ مذہب کی بنیاد ڈالی۔

......نانک سے مراد گرونانک ہیں، جو سکھوں کے مذہبی رہنما تھے۔

......'خون' سے شاعر کی مراد زندگی ہے۔

متن پر سوالات 13.2

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگایئے۔

1. ہمارا خون کس کی امانت ہے؟

(i) نسلِ نو کی

(ii) بزرگوں کی

s\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

(iii) ملک کی

2. گوتم بدھ، نانک کی سرزمین کہنے سے شاعر کی مرادا ہے۔

(i) امن وشانتی اور بھائی چارے کی تعلیم

(ii) بدھ مت کا فروغ

(iii) سکھ مذہب کا فروغ

13.6 متن کی تشریح

کہو کہ آج بھی ہم سب اگر خموش رہے
تو اس دہکتے خاک داں کی خیر نہیں
جنوں کی ڈھالی ہوئی ایٹمی بلاؤں سے
زمیں کی خیر نہیں آسماں کی خیر نہیں

شاعر کہتا ہے کہ اتنی تباہی و بربادی کے بعد اگر آج بھی ہم نے جنگ کے خلاف زبان نہیں کھولی اور اسی طرح ظلم وستم سہتے رہے تو وہ دن دور نہیں کہ یہ دنیا ختم ہو جائے گی۔ آج سائنس داں خوش ہیں کہ انہوں نے ایٹم بم بنالیا ہے۔ لیکن اتنی خطرناک چیز کو بنانا سراسر پاگل پن ہے۔ کیونکہ اگر ان ایٹم بموں کا استعمال کیا گیا تو یہ خوب صورت دنیا اور چمک دار دنیا راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گی۔

13.7 زبان کے بارے میں

......لفظ ''خموش'' اصل میں خاموش ہے۔ ضرورت شعری کی بنیاد پر الف ہٹا دیا گیا ہے شاعری میں اس کی اجازت دی جاتی ہے۔

......'زمین آسمان متضاد الفاظ ہیں'۔

......'' خاکداں'' میں داں لاحقہ ہے، یہ دو معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ایک رکھنے کی جگہ، جیسے پان دان گل دان، آتش دان۔

اور دوسرے ''جاننے والا'' جیسے زباں داں، راز داں۔

متن پر سوالات 13.3

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

1. '' کہو کہ آج بھی ہم سب اگر خموش رہے'' سے شاعر کی مراد ہے۔

gs\Administrator\Desktop\
Print\nOTE\NOTE2.tif not
found.

(i) جنگ کے خلاف آواز اٹھانا۔
(ii) کچھ نہ بولنا۔
(iii) ادب واحترام کرنا۔

2. مندرجہ ذیل مرکب الفاظ میں معنی کے لحاظ سے کون سی ترکیب ٹھیک ہے؟
(i) پان دان، سائنس دان، آتش دان۔
(ii) زباں داں، سائنس داں، سیاست داں۔
(iii) گل دان، سیاست داں، پان دان۔

13.8 متن کی تشریح

گذشتہ جنگ میں گھر ہی جلے مگر اس بار
عجب نہیں کہ یہ تنہائیاں بھی جل جائیں
گذشتہ جنگ میں پیکر جلے مگر اس بار
عجب نہیں کہ یہ پرچھائیاں بھی جل جائیں
تصورات کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں

نظم کے آخری بند میں شاعر کہتا ہے کہ پچھلی مرتبہ جب جنگ ہوئی تھی تو صرف مادی ہی نقصانات ہوے تھے۔یعنی لوگوں کے گھر بار انسانی جانوں اور استعمال کرنے کی چیزوں ہی کا نقصان ہوا تھا۔اور اگر اس بار پھر جنگ ہوئی تو اس سے زیادہ تباہ کاریاں ہوں گی۔تصورات کی پرچھائیاں یعنی سمجھنے کی قوت ہی ختم ہوجائے گی۔امیدیں اور حوصلے ختم ہوجائیں گے۔اور انسان زندگی سے مایوس ہوجائے گا۔اس لئے ہمیں ہوشیار ہوجانا چاہئے اور سب کو مل کر جنگ کی مخالفت کرنی چاہئے۔کیونکہ سوچنے سمجھنے کی قوت اور امیدواروں اور حوصلوں کا ختم ہوجانا انسانی زندگی کا بہت بڑا نقصان ہے۔

13.9 زبان کے بارے میں

......شاعر انسان کی سوچنے سمجھنے کی قوت، امیدوں اور حوصلوں کو مادی چیزوں سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

......یہ سچ بھی ہے کیونکہ کہ انہیں چیزوں سے انسان میں جینے کی اور محنت کرنے کی چاہ پیدا ہوتی ہے۔جس سے وہ دنیا کی تمام چیزیں حاصل کرسکتا ہے۔

s\Administrator\Desktop Print\nOTE\NOTE2.tif not found.

متن پر سوالات 13.4

درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

1. تصورات کی پرچھائیاں سے شاعر کی کیا مراد ہے۔
   (i) خیالات
   (ii) غیر مرئی جسم
   (iii) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت، امیدیں، حوصلے۔

2. اس بار کی جنگ سے شاعر کو کیا اندیشہ ہے؟
   (i) سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے گا۔
   (ii) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت' امیدیں' اور حوصلے ختم ہو جائیں گے۔
   (iii) زمیں اور آسماں فنا ہو جائیں گے۔

13.10 انداز بیان

ساحؔر لدھیانوی کا انداز بیان فطری اور موثر ہے انہوں نے انسانی جذبات واحساسات کو خوب صورت الفاظ میں پیش کیا ہے۔ الفاظ کی رنگارنگی اور جذباتی انداز بان کی وجہ سے ساحؔر کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ ان کی شاعری میں روانی ہے جس سے قاری لطف اندوز ہوتا ہے ساحر کے یہاں تکلف اور تصنع نہیں پایا جاتا ہے۔

آپ نے کیا سیکھا؟

......انسان کو ہمیشہ مل جل کر رہنا چاہیے۔ آپس میں لڑائی جھگڑا اچھی بات نہیں ہے۔ اس سے گھر، محلّہ، پڑوس سماج اور ملک کا امن وسکون درہم برہم ہوتا ہے۔

......امن اچھی چیز ہے اور ہمیں ہر طرف امن قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

......جنگ مسئلوں کا حل نہیں، بلکہ مسئلوں کو جنم دینے والی چیز ہے۔

......ہر ملک کے زیادہ تر لوگ میل محبت اور بھائی چارے کو پسند کرتے ہیں۔

......بات میں زور پیدا کرنے کے لئے جب کوئی لفظ دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے تو اسے ''تکرار کد'' کہتے ہیں۔

......''زخم کو زبان کرنا'' اور زمین تنگ ہونا'' محاورے ہیں تصورات کی پرچھائیاں یعنی انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت، امیدوں اور حوصلوں کے ختم ہو جانے کو شاعر نے نقصان عظیم کہا ہے۔

gs\Administrator\Desktop\ Print\nOTE\NOTE2.tif not found.

13.11 مزید مطالعہ

ساحر لدھیانوی کا مجموعہ 'آؤ کہ خواب بنیں' حاصل کیجیے۔ اور یہ نظم پوری پڑھیے۔

اختتامی سوالات

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب اپنی کاپی میں لکھیے۔

1. شاعر کو جنگ و جدل سے کیوں نفرت ہے؟
2. شاعر سیاسی مقامروں سے کیا گفتگو کرنا چاہتا ہے اور کیوں؟
3. ہندوستان کی زمین کو ارض پاک اور گوتم و نانک کی زمین کہنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
4. جنگ کے خلاف آواز اٹھانے پر شاعر کو کس چیز کا اندیشہ ہے؟
5. نظم کا جو بند آپ کو بہت پسند آیا اسے اپنی کاپی میں لکھیے۔

متن پر سولات کے جوابات

11.1	(ii) 1	(iii) 2	(i) 3
11.2	(iii) 1	(i) 2	
11.3	(ii) 1	(i) 2	
11.4	(i) 1	(i) 2	
11.5	(i) 1	(ii) 2	
11.6	(iii) 1	(ii) 2	